بنیادی سہولتوں سے محروم دیہی آبادی

پاکستان شماریات بیورو نے 2020 کی مردم شماری کی روشنی میں ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں ملک کی 64 فیصد دیہی آبادی کے لئے صحت، تعلیم اور دوسری شہری سہولتوں کی کمی کے حوالے سے انتہائی افسوس ناک صورتحال کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ امر حیران کن ہے کہ ایک ایسے دور میں جو جدید اور ترقی یافتہ کہلاتا ہے ملک کی تقریباً 22 کروڑ میں سے 14 کروڑ دیہی آبادی کے 88 فیصد دیہات اسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے محروم ہیں۔ 90 فیصد دیہی آبادی میں سیوریج نظام اور 59 فیصد کے پاس نکاسی آب کا پختہ انتظام نہیں۔ دیہات کے 26 فیصد گھروں کے اندر ٹوائلٹ کی سہولت نہیں۔ اتنی بڑی آبادی کے ایک تہائی مکانات اور 54 فیصد دیہات کی گلیاں کچی ہیں۔ بلوچستان میں 75 فیصد گھر گارے اور مٹی سے بنے ہوئے ہیں۔ یہاں دیہات کی 91 فیصد گلیاں کچی ہیں۔ 2020 کی مردم شماری کے مطابق 2008 سے 2020 تک کے 12 برسوں میں اسکولوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد میں اضافہ نہ ہونے کے برابر ریکارڈ کیا گیا۔ اس دوران ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی تعداد 11 فیصد سے کم ہو کر 9 فیصد رہ گئی۔ دیہات میں اشیائے خوردنی پہنچانے اور لوگوں کی آمدورفت کیلئے ٹرانسپورٹ کی سہولت کا ناکافی ہونا بھی لمحہ فکریہ ہے شہروں میں بنیادی سہولتوں کے مسائل تو سیاسی، سماجی تنظیمیں اٹھاتی رہتی ہیں مگر دیہات کا کوئی پرسان حال نہیں۔ اسمبلیوں کے ارکان ووٹ لینے کیلئے بھی شاذونادر ہی پسماندہ دیہات کا رخ کرتے ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے ایجنٹ مقرر کئے ہوتے ہیں جبکہ خود شہروں تک محدود رہتے ہیں اس لئے مفلوک الحال دیہی زندگی کی مشکلات کا انہیں کم ہی احساس ہوتا ہے۔ ایسی صورتحال میں ضروری ہے کہ حکومت دیہی ترقی پر خصوصی توجہ دے اور وہاں بنیادی سہولتوں کا انتظام کرے۔ ملک کی غالب آبادی کو خاص طور پر صحت اور تعلیم کی سہولتوں سے محروم رکھنا سنگ دلانہ عمل ہے۔